بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Regd No. L 5254 — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ٭ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ ”
سہ ماہی ۶ ”
ماہوار ۲/۱ ۲ ”

یوم جمعہ
۵ محرم الحرام ۱۳۶۹ سنہ ہجری

جلد ۳	۲۸ اخاء ۱۳۲۸ ہش	۲۸ اکتوبر ۱۹۴۹ سنہ	نمبر ۲۴۷

اخبار احمدیہ

رتن باغ لاہور ۲۷ اکتوبر۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت پیچش اور سر درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

مکرم نواب محمد عبد اللہ خانصاحب کی طبیعت آج خدا کے فضل سے پہلے کی نسبت کافی بہتر رہی ہے۔ الحمد للہ۔ صحت کاملہ کیلئے احباب کرام نواب صاحب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

پاکستان کی پٹ سن کیلئے منڈیوں کی کمی نہیں

ڈھاکہ ۲۷ اکتوبر۔ پاکستان کے وزیر خزانہ آنریبل ملک غلام محمد نے مشرقی پاکستان مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کے اس سوال کے جواب میں کہ کیا پاکستان کی پٹ سن کیلئے نئی منڈیاں پیدا نہیں کی جاسکتیں کہا ابھی ہندوستان کے پروپیگنڈا کی وجہ سے بعض ملکوں کا خیال ہے کہ شاید پاکستان کچھ عرصے کے بعد اپنی کرنسی کی قیمت میں کمی کرے گا۔ لیکن جونہی پاکستان کے عزم صمیم کو دیکھ کر ان کا یہ وہم دور ہو جائے گا۔ پاکستانی پٹ سن کے لئے منڈیاں خود بخود نکلتی چلی آئیں گی۔ آج کراچی میں انجینئرنگ کے امریکی نے بھی اس مسئلے پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ پاکستانی پٹ سن کی خواہشمند اتنی منڈیاں ہیں کہ کبھی ختم نہیں ہو سکتیں۔

پٹ سن کے بڑے تاجروں کو قرضے کی سہولتیں بہم پہنچانے کیلئے سٹیٹ بنک پاکستان کی سکیم

کراچی ۲۷ اکتوبر۔ پاکستان سٹیٹ بنک حکومت کی پالیسی کے ماتحت پٹ سن خریدنے والے بڑے بڑے تاجروں کو قرضے کی سہولتیں بہم پہنچانے کے لئے ایک سکیم تیار کر رہا ہے۔ اس قرضہ سے یہ تاجر اُسی طرح پٹ سن خریدیں گے جس طرح پہلے خریدا کرتے تھے اور بوقت ضرورت حکومت کے ہاتھ کم سے کم مقرر کردہ قیمت پر بیچنے کیلئے تیار ہوں گے۔ اس سلسلے میں سٹیٹ بنک کے اعلیٰ افسران تاجروں سے تسلی بخش انداز میں گفتگو کر چکے ہیں۔ اب سٹیٹ بنک کے گورنر خود ڈھاکے جا کر اس سکیم کو عملی جامہ پہنائیں گے۔ —— پٹ سن کے بورڈ نے پندرہ ۱۵ ایسی فرموں کے ناموں کا اعلان کر دیا ہے جو حکومت کی نئی پالیسی کے ماتحت اسطرح پٹ سن خریدیگی کہ کاشتکاروں کو نقصان نہ ہو۔ اس سلسلے میں بعد کی تیار کردہ فہرستوں کا اعلان بھی ہوتا رہے گا۔ پاکستان کے وزیر تجارت نے بتایا کہ پاکستان کی پٹ سن کیلئے زیادہ کوٹہ حاصل کرنے کیلئے جن ملکوں نے مانگ بھیجی ہے ان میں سے روس برطانیہ۔ جاپان اور فرانس کے نام بھی شامل ہیں۔

سٹیٹ بنک کی عمارت اور مصری انجینئر

قاہرہ ۲۷ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ کراچی میں ۲۵ نومبر کو جو دکن لٹک کانفرنس ہو رہی ہے اس میں مصر کے متعدد زعماء شرکت کر رہے ہیں۔ جن میں حافظ عفیفی پاشا اور علی یحییٰ پاشا کے نام قابل ذکر ہیں۔ اس کانفرنس میں شرکت کیلئے عزام پاشا کو بھی خاص دعوت دی گئی ہے۔ حکومت پاکستان کراچی سٹیٹ بنک آف پاکستان کی عمارت کی تعمیر کے سلسلے میں امریکی انجینئروں کا صلاح مشورہ لے گی۔

عرب نوجوان کی کمان یکجا

قاہرہ ۲۷ اکتوبر۔ عرب لیگ کی جو خصوصی کانفرنس قاہرہ میں ہو رہی تھی اس نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ کیلئے عرب لیگ کے رکن ممالک کی کمان ایک ہوا کرے گی تاکہ عرب ممالک کی حفاظت کر سکے۔

دفاتر روزگار کی کارگذاری

لاہور ۲۷ اکتوبر۔ جون اور جولائی ۱۹۴۹ء میں پاکستان کے روزگار مہیا کرنے والے ۲۳ دفتروں میں جن اشخاص نے اپنا نام درج کرایا ہے ان کی تعداد علی الترتیب ۱۷۰۸۷ اور ۱۵۷۷۹ تھی ان میں سے ۸۷۰۱ اشخاص کو ماہ جون میں اور ۴۳۵۲ کو جولائی میں کام مہیا کیا گیا تھا۔ ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء سے لے کر آخر جون ۱۹۴۹ء تک دفاتر روزگار میں نام درج کرانے والوں کی کل تعداد ۴۴۳۰۴۳ تھی جو ماہ جولائی میں بڑھ کر ۴۸۲۱۱ ہو گئی۔ ان میں سے ماہ جون اور جولائی میں ملازم ہونے والوں کی تعداد مع الترتیب ۱۳۶۳۰۷ اور ۱۵۴۴۱ تھی۔ خاص خاص تجارتی اور دوسرے پیشوں میں تربیت دینے کے لئے محکمہ بحالیات روزگار کے جاری کردہ ۲۹ تربیت گاہوں میں آخر جولائی تک تربیت حاصل کرنے والوں کی تعداد ۸۹۵۰ تھی۔ ان تربیت گاہوں میں سے سات ایسی تربیت گاہیں تھیں جہاں امیدوار تربیت کے ساتھ وظیفہ بھی لیا کرتے تھے سٹینو گرافر، ٹائپسٹ، ریڈیو مکینک، ڈرافٹ مین۔ ڈاٹی بنانے والے وغیرہ پیشہ کے اصحاب کی شدید قلت رہی۔ جسے دور کرنے کے لئے خاص کوشش کی گئی لوہار، فٹر، موٹر ڈرائیور، نیم کاریگر نجار اور ٹرینڈ کلرک ۴ اور اساتذہ کے مختلف زمروں کے کافی لوگوں نے اپنا نام درج کرا رکھا ہے۔ جو روزگار کے تمام دفتروں سے ملازمت کے لئے فی الفور مہیا کئے جا سکتے ہیں۔ (سرکاری اطلاع)

برطانیہ کی مزدور جماعتوں میں اتحاد

لنڈن ۲۷ اکتوبر۔ پچھلے مہینے انگلستان کی تفریحی بندرگاہ برڈلنگٹن میں برطانوی ٹریڈ یونین کانگرس کے ۸۱ ویں سالانہ اجلاس میں اسی لاکھ ممبروں کے نوسو کے قریب مندوبین نے شرکت کی۔ اس اجتماع کا ایک مقصد تو یہ تھا کہ جنرل کونسل کے ۳۳ ممبروں کی پیش کی ہوئی رپورٹ پر بحث کرے اور ان ضمنی رپورٹوں پر اظہار خیال کرے جن میں پالیسی کے اہم امور کا کیا جاتا ہے ہر ممبر کو حق حاصل ہے کہ وہ ان رپورٹوں کے کسی جزو کے بارے میں جنرل کونسل کے طرز عمل کی تشریح کرے۔

مظالم کی تصدیق نہ ہو سکی

لنڈن ۲۷ اکتوبر۔ عراق میں یہودیوں پر بیتے مظالم کے متعلق بغداد میں برطانوی سفارت خانے کی طرف سے جو ابتدائی رپورٹ موصول ہوئی ہے۔ اس سے یہودیوں کے مبالغہ آمیز دعووں کی تصدیق نہیں ہو سکی۔ چنانچہ اس الزام کو زائل کرنے کے لئے کہ بعض قیدیوں کو شدید طور پر زخمی کیا گیا ہے۔ عراقی پولیس کے چیف نے سرکاری جیل خانے کے تمام قیدیوں کے معائنے کے لئے یہودی لیڈروں کو لکھا ہے کہ وہ کسی یہودی ڈاکٹر کو بھیجیں۔ (دستار)

بیروت ۲۷ اکتوبر۔ سرکاری طور پر حکومت لبنان کو مطلع کر دیا گیا ہے کہ بین الاقوامی بنک نے اسے قرضہ دینے کی منظوری دے دی ہے۔ لبنان اس روپے کو زراعتی ترقی کی سکیموں پر خرچ کریگا لیکن اس قرضے کی مقدار کا تعین اس اقتصادی کمیشن کی رپورٹ پر کیا جائے گا۔ جو اقوام متحدہ کی طرف سے لبنان کا اقتصادی جائزہ لے رہا ہے۔ حکومت لبنان نے بھی زرعی سکیموں کو عملی جامہ دینے کے لئے غیر ملکی ماہروں کی خدمات حاصل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ چنانچہ اس کے لئے بجٹ میں باقاعدہ گنجائش رکھ لی گئی ہے۔ (دستار)

پہلے پرمٹ ۱۵ نومبر تک منسوخ

لاہور ۲۷ اکتوبر۔ مغربی پنجاب کی حکومت کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ متواتر آمد و رفت کے ان تمام پرمٹوں کا استعمال ۱۵ نومبر ۱۹۴۹ء سے جائز نہیں رہے گا۔ اس لئے تمام پرانے پرمٹ ۱۵ نومبر سے پہلے حوالہ کر دینے چاہئیں۔ اور نئے پرمٹ حاصل کرنے والے فارم بھی پر از سر نو درخواست کریں۔ مذکورہ فارم سول سکرٹریٹ کے پاس پی پلز سے ایک آنے کے عوض مل سکیں گے۔

مہاجرین کیلئے مچھلی کا تیل درکار ہے

بیگم نشتر کی اپیل

لاہور ۲۷ اکتوبر۔ مغربی پنجاب کے گورنر کی بیگم اور آل پاکستان ویمنز ایسوسی ایشن مغربی پنجاب کی صدر نے صوبہ کے عوام سے ایک اپیل کی ہے کشمیری مہاجرین کیلئے کپڑوں۔ رضائیوں۔ کمبلوں۔ حیاتین والی ٹکیوں اور مچھلی کے تیل فراہم کرنے کی اپیل کی ہے۔ ایک بیان میں بتایا گیا ہے کہ حیاتین والی ٹکیاں تو پاکستان ریڈ کراس سوسائٹی کی برانچ مغربی پنجاب کے پاس موجود ہیں۔ لیکن مچھلی کا تیل نہیں۔ لہٰذا مسلمانان مغربی پنجاب سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ اپنے کشمیری بھائیوں کی صحت و تندرستی کو برقرار رکھنے کے لئے یہ تیل جتنی مقدار میں وہ مہیا کر سکیں ایسوسی ایشن کے دفتر واقعہ میلارام بلڈنگس لاہور یا ریڈ کراس سوسائٹی کے دفتر واقعہ چیرنگ کراس لاہور میں پہنچا دیں۔

قاہرہ ۲۷ اکتوبر۔ اس دفعہ حج کے موقعہ پر سعودیہ عرب کے محکمہ صحت کی طرف سے حفظان صحت کے جو انتظامات کئے گئے تھے انہیں مستقل اور دوامی شکل دینے کیلئے مکہ میونسپلٹی کا محکمہ صحت اور شعبہ وقف سکیم تیار کر رہا ہے جلالۃ الملک حضرت ابن سعود خود بھی ان امور اور تجاویز کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کیلئے ذاتی طور پر دلچسپی لے رہے ہیں۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کو اپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ لاہور سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

خدام الاحمدیہ کے اجتماع پر

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ ۳۰ اکتوبر ۱۹۴۹ء (بروز اتوار) تقریر فرمائیں گے

جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے الفضل میں اعلان کیا گیا ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں خدام الاحمدیہ کے نظام میں تبدیلی کے سلسلے میں ایک اہم اعلان فرمائیں گے۔ اس لئے ہر مجلس کے خدام کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس اجتماع میں شریک ہونا چاہئیے۔

اس سلسلہ میں یہ امر واضح رہے کہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۴۹ء کو نماز ظہر کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خدام سے خطاب فرمائیں گے۔ نہ کہ مطبوعہ پروگرام کے مطابق یکم اکتوبر کو۔ اس لئے خدام کو ۳۰ اکتوبر کی صبح تک ربوہ ضرور پہنچ جانا چاہئیے۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

خدام اپنے ہمراہ گرم کپڑے اور بستر ضرور لائیں

اس دفعہ اجتماع جن دنوں میں ہو رہا ہے ربوہ میں کافی سردی ہو جائے گی۔ لہذا کچھ گرم کپڑوں کا انتظام ضرور ساتھ رکھا جائے اور بستر بھی نسبتاً گرم ہوں۔ خیمہ لگانے کے لئے کھیس وغیرہ بھی موٹے ہوں۔ نیز اجتماع کے موقعہ پر طبی امداد کے لئے خدام میں سے ڈاکٹر اور کمپونڈروں کی بہت ضرورت ہو گی لہذا ایسے خدام بھی کوشش کر کے اجتماع میں شامل ہوں اور اجتماع شروع ہونے سے پہلے خاکسار کو ملیں۔

خاکسار مرزا منور احمد منتظم طبی امداد

ماہوار رپورٹ کے متعلق یاددہانی

نظارت تعلیم وتربیت کی طرف سے جماعتوں کو رپورٹ فارم بھجوائے گئے تھے اور درخواست کی گئی تھی کہ ہر ماہ کی ۱۰ تاریخ تک رپورٹ موصول ہو جانی چاہئیے۔ مگر بہت کم جماعتوں نے توجہ فرمائی ہے اور رپورٹ بھجوائی ہے۔ مہربانی فرما کر جماعتیں توجہ فرمائیں بالخصوص ذیل کی جماعتیں توجہ فرمائیں۔ ان کو رپورٹ فارم بھی بھجوائے گئے تھے۔ سرگودھا۔ گوجرانوالہ۔ شیخوپورہ۔ پاک پٹن۔ لاہور۔ منٹگمری۔ لائل پور۔ چک ۷۸ جنوبی سرگودھا۔ جہلم۔ سیالکوٹ۔ ملتان۔ کراچی۔ راولپنڈی۔ نظارت تعلیم وتربیت

پتے مطلوب ہیں

نظارت بیت المال کو مندرجہ ذیل احباب کا موجودہ پتہ درکار ہے:۔

(۱) مکرم غلام محمد صاحب ولد میر گل صاحب۔
(۲) مکرم شیخ محمد عبد اللہ صاحب ولد شیخ فضل کریم صاحب مرحوم (ساکن امرتسر)
(۳) مکرمی میاں عبد الرحیم صاحب اوجلوی ٹھیکیدار
(۴) مکرمی عبد السلام صاحب ولد بابو غلام حیدر صاحب پوسٹل کلرک بٹشر (محلہ دار الرحمت)

تصحیح

(۱) الفضل ۲۷ اکتوبر میں شائع شدہ خطبہ کا آخری لفظ "ہے" چھپنے سے رہ گیا ہے جس کی وجہ سے خطبہ نامکمل معلوم ہوتا ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔ (۲) اسی پرچہ کے صفحہ ۲ پر اہلیہ صاحبہ قاضی لعل دین صاحب مرحوم کی وفات کی خبر درج ہے۔ افسوس ہے کہ اس میں "اہلیہ صاحبہ" کے الفاظ درج نہیں ہیں۔ احباب اس کی بھی تصحیح فرمالیں۔

درخواستہائے دعا

(۱) میاں امیر الدین صاحب درویش کئی دنوں سے بیمار ہیں اور ہسپتال میں ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ رحمت خان دفتر الفضل

(۲) میں ایک دفتری مقدمہ میں گرفتار ہوں اور ملازمت سے علیحدہ ہو چکا ہوں افسران بالا کے ہاں اپیل ہے احباب میری بحالی کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار محمد شفیع موضع سلیم پور

وفات

سیدہ حیات بی بی صاحبہ اہلیہ سید محمد شریف صاحب (والدہ سید غلام مرتضیٰ صاحب سپرنٹنڈنگ انجینئر حیدر آباد دکن) مورخہ ۲۱ ستمبر ۱۹۴۹ء بروز بدھ بوجہ دماغ کی رگ پھٹ جانے کے وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ بہت پابند صوم وصلوٰۃ اور مخلص احمدی تھیں۔ آپ کی نیکی کے اثر اور تبلیغ کے ذریعہ خاندان کے بہت سے افراد کو احمدیت کے نور سے منور ہونے کی توفیق ملی۔ مرحومہ موصیہ تھیں اس لئے امانتاً حیدر آباد دکن میں دفن کی گئیں۔ احباب بلندی درجات کیلئے دعا فرمائیں۔ رحمت اللہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ حیدر آباد دکن

قابل رشتہ اصحاب توجہ فرمائیں

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

گو رشتہ ناطہ کا صیغہ نظارت امور عامہ سے تعلق رکھتا ہے۔ اور اسی نظارت کے پاس ضروری کوائف درج ہوتے ہیں۔ اور اسی کی طرف دوستوں کو رجوع کرنا چاہئیے۔ لیکن بعض دوست ذاتی تعلقات کی بناء پر مجھے بھی خط لکھ دیتے ہیں۔ چنانچہ اس وقت بھی بعض ایسے دوستوں کی طرف سے جن کی لڑکیاں قابل شادی ہیں میرے پاس خطوط آئے ہوئے ہیں۔ سو اگر میرے واقف دوستوں میں سے کوئی احمدی نوجوان قابل شادی ہوں۔ تو وہ مجھے اپنے کوائف لکھ کر بھجوا دیں۔ میں انشاء اللہ کوشش کروں گا۔ کہ انہیں اس معاملہ میں اپنی سمجھ اور معلومات کے مطابق ضروری مشورہ دے سکوں۔ کوائف مندرجہ ذیل درج کرنے ضروری ہوں گے۔

(۱) ذاتی طور پر کب سے احمدی ہیں۔ اور خاندان میں احمدیت کب سے ہے۔
(۲) موصی ہیں یا نہیں۔ اور اپنا چندہ کس جماعت کے ذریعہ دیتے ہیں۔
(۳) عمر اور صحت کی حالت کیسی ہے۔
(۴) روزگار کی صورت اور ماہوار یا سالانہ آمدن کیا ہے۔

نیز (۵) چونکہ بدقسمتی سے ہمارے ملک میں قوم کے خیالات ابھی تک راسخ ہیں۔ اس لئے احتیاطاً اپنی معروف قوم بھی لکھ دیں۔ یعنی ایسی قوم جو لوگوں میں معروف ہے۔ میری غرض یہ ہے کہ جن چند احمدی لڑکیوں کے رشتے میرے پاس مشورہ کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ ان کے ساتھ اگر خدا کو منظور ہو تو مناسب جوڑا ملایا جا سکے۔ والامر بید اللہ۔ یہ بات دوبارہ دہرانا چاہتا ہوں کہ صرف ایسے دوست مجھے لکھیں جنہیں میں ذاتی طور پر جانتا ہوں۔ باقی دوستوں کو نظارت امور عامہ میں لکھنا چاہئیے کہ جماعتی لحاظ سے وہی اس کا صیغہ ہے۔

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۲۶/۱۰/۴۹

فوری ضرورت

نوٹیفائڈ ایریا کمیٹی ربوہ کے دفتر کے لئے ایک کلرک کی فوری ضرورت ہے۔ جو ٹائپ اچھی طرح جانتا ہو۔ کم از کم بی۔ اے پاس ہو۔ پہلے کسی دفتر میں کام کر چکا ہو۔ اور اکونٹنٹ کا کام بھی جانتا ہو۔ تنخواہ بہت معقول دی جائے گی۔ تمام خط وکتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کی جائے۔

مرزا منور احمد میونسپل کمشنر و آنریری سیکرٹری نوٹیفائڈ ایریا کمیٹی ربوہ

دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ منتقل ہو گیا ہے

لجنہ اماء اللہ بیرونجات کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ میں منتقل ہو گیا ہے۔ اس لئے حسب دستور سابق چندہ ماہوار لجنہ اماء اللہ اور چندہ دفتر لجنہ اماء اللہ سیکرٹری مال لجنہ مرکزیہ (مکرمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ) کے نام بھجوایا کریں۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ربوہ)

ولادت

خاکسار کے ہاں ۲۳/۱۰/۴۹ کو فرزند تولد ہوا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور درویشان قادیان اور صحابہ کرام کی خدمت میں التجا ہے کہ نومولود کی درازیٔ عمر اور خادم دین ہونے کی دعا فرمائیں۔
خاکسار بشیر الدین احمد جنجوعہ سیکرٹری انجمن احمدیہ ڈھڈرانجھا ضلع سرگودھا۔

(۲) خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے ۱۷ اکتوبر بروز سوموار پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب نومولود کی درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔
خاکسار۔ عبد المجید احمدی آف گوکھووال ضلع لائل پور

اعلان نکاح

میرے ماموں اقبال احمد ولد شیخ محمد صدیق صاحب دار الرحمت قادیان حال ساکن چنیوٹ کا نکاح امۃ الہادی صاحبہ بنت ڈاکٹر احسان علی صاحب لاہور سے تین ہزار روپیہ حق مہر پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۶/۱۰/۴۹ بعد نماز عصر رتن باغ لاہور میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ طرفین کے لئے بابرکت بنائے۔ آمین

خاکسار شیخ منیر احمد متعلم تعلیم الاسلام کالج لاہور

روزنامہ الفضل لاہور
۲۸ اکتوبر ۱۹۴۹ء

اسلام اور مقصد حیات

اللہ تعالےٰ نے انسان کو نیکی اور بدی کی تمیز کے ساتھ دونوں میں سے کسی ایک کو اختیار کرنے کا اختیار بھی دیا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں جو بار بار عقل کو اپیل کی گئی ہے۔ اس کا یہی مطلب ہے کہ نیکی اور بدی کی شناخت کا جو ملکہ انسانی فطرت میں ازل سے ودیعت کیا گیا ہے اسکو استعمال کیا جائے۔ اور کھوٹے اور کھرے کی پہچان کر کے وہ لائحہ عمل اختیار کیا جائے۔ جو قرین عقل صحیح معلوم ہو۔ یہ بات ہر ایک کی سمجھ میں آسانی سے آسکتی ہے۔ کہ جب تک اختیارات حاصل نہ ہوں کسی قسم کی پرسش بھی نہیں ہوسکتی ایک آقا اپنے ملازم سے اسی وقت حساب لے سکتا ہے۔ جب ملازم کو روپیہ خرچ کرنے کا اختیار بھی ہو۔ اگر اختیار کوئی نہ ہو تو حساب طلبی کے معنے ہی کیا ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ نے جو نعمتیں ہم کو عطا کی ہیں۔ ان کو صحیح یا غلط استعمال کرنے کا اختیار بھی دیا ہے۔ تاکہ وہ ہم سے اس کا حساب کتاب لے۔

دین اسلام میں اعمال کی بنیاد انہی وسیع اصولوں پر رکھی گئی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے بارہا قرآن کریم میں اس امر کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اور اسی لئے بار بار یہ سمجھایا ہے کہ دین میں کوئی جبر و اکراہ نہیں ہے۔ ہم نے نیکی اور بدی کو کھول کر تمہارے سامنے رکھ دیا ہے۔ اور تم کو اختیار دیا ہے کہ جونسی راہ چاہو اختیار کرلو۔ خواہ ایمان لے آؤ اور خواہ کفر اختیار کرو۔ ہم اس میں تعرض نہیں کریں گے۔ مگر یہ دیکھ لو کہ نیکی اور بدی کے جو نتائج ہیں وہ بہرحال تم کو بھگتنا ہوں گے۔

پھر اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں نیکی اور بدی کے متضاد راستوں کی صرف نشاندہی ہی کرنے پر اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ ایسے طریقے بھی بتا دیئے ہیں۔ جن کی پابندی کر کے انسان نیکی کے راستہ پر قدم زن ہوسکتا ہے۔ اور ترقی کرسکتا ہے۔ تا آنکہ اس منزل مقصود کو پالیتا ہے۔ جس کو اسلامی اصطلاح میں جنت فی الدنیا والآخرۃ کہا گیا ہے۔ یعنی دونوں جہانوں میں ایسی مثالی زندگی جس میں انسان کا نفس مطمئنہ ہو جائے۔ دراصل نفس کی حالت مطمئنہ ہی کو جنت کا نام دیا گیا ہے۔ اور یہ اسی وقت حاصل ہوتی ہے۔ جب ہم برضا و رغبت اپنی رضا کو اللہ تعالےٰ کی رضا میں مدغم کر دیں۔ یعنی اپنے اعمال کو اس کی منشاء کے مطابق ڈھال لیں۔ یہی انسانی حیات کا مقصد ہے۔

جیسا کہ ہم نے ابھی ابھی عرض کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے انسانی حیات کے مقصد کا نہ صرف تعین ہی کیا ہے۔ بلکہ اسکو نیک اور بد اعمال کی تمیز کا ملکہ بھی عطا فرمایا ہے۔ اور وہ طریق کار بھی بتا دیا ہے۔ جس کو اختیار کر کے اس مقصد کو وہ حاصل کرسکتا ہے۔ اور صرف طریق کار ہی نہیں بتایا بلکہ ایسی تفصیلات بھی بیان کر دی ہیں۔ جو اس طریق کار کا نہ صرف تعین کرتی ہیں۔ بلکہ اس پر چلنے کی آسان صورتیں بھی بتاتی ہیں۔ جن کو اسلامی اصطلاح میں عبادات کہتے ہیں۔ مثلاً نماز روزہ حج زکوٰۃ وغیرہ

حقیقت یہ ہے کہ اسلام میں یہ تفصیلی عبادات مشق درجہ رکھتی ہیں۔ وہ مقصود بالذات نہیں ہیں۔ بلکہ حصول مقصد کا ذریعہ ہیں۔ اصلی مقصد نفس مطمئنہ کا حصول یعنی اللہ تعالےٰ کی جنت میں داخل ہونا ہے۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ وغیرہ۔ وہ ذرائع ہیں۔ جس سے نفس مطمئنہ کا مقام حاصل ہوتا ہے۔ یہ جو کہا گیا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے جن و انس کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ اس کا مطلب یہی ہے۔ کہ انسان اپنی زندگی اس طرح گزارے کہ انجام کار اسکو قرب الٰہی یعنی جنت حاصل ہو جائے۔ شرعی عبادات اس قسم کی زندگی بنانے کے لئے بطور مشق کے بھی مقرر کی گئی ہیں۔ اسلئے ان کو بجالانا انسان پر فرض کر دیا گیا ہے۔ یعنی اللہ تعالےٰ نے مشق عبادت کے لئے حدود مقرر کر دیئے ہیں۔ کہ کم سے کم اتنی عبادت ضرور کی جائے۔ فرائض کی ادائیگی کا صرف یہ مطلب ہے۔ کہ ہم اس عبادت گزارانہ زندگی کے لئے تیاری کر رہے ہیں۔ جس کے اختیار کرنے سے مقصد حیات یعنی اللہ تعالےٰ کی جنت حاصل ہوتی ہے۔

مثلاً نماز صرف یہی نہیں ہے۔ کہ ہم فرض ادا کر دیں۔ تو بس چھٹی ہوگئی۔ اور اسکے عوض میں ہم کو وہ جنت مل جائے گی۔ جس کا وعدہ کیا گیا ہے۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں حقیقی نماز کی عادت ڈالنے کے لئے کم از کم اتنی نماز روزانہ پڑھنی چاہیئے۔ حقیقی نماز یہ ہے۔ کہ ہم اتنی نمازیں پڑھیں۔ کہ ہم فحشا اور منکر سے پاک و منزہ ہو جائیں۔ نماز کی دوسری حد یہ ہے کہ ہم اٹھتے بیٹھتے۔ چلتے پھرتے۔ اللہ تعالےٰ کی یاد میں مصروف رہیں۔ ہمارا کوئی دینوی سے دنیوی کام بھی ایسا نہ ہو۔ جس میں خشیتہ اللہ نہ پایا جاتا ہو۔ الغرض ہماری نماز ہمارے نفس کی حالت مطمئنہ کے لئے سرمایہ بن جائے

اسی طرح اصل عبادت اللہ تعالےٰ کی راہ میں انفاق ہے۔ زکوٰۃ جو ہر مومن پر فرض کی گئی ہے انفاق کی کم سے کم حد ہے۔ اور اس کی زیادہ سے زیادہ حد قل العفو ہے۔ یعنی اپنے نفس کے حقوق ادا کر کے جتنا مال فالتو ہو۔ وہ فی سبیل اللہ خرچ کر دینا اسی طرح رمضان کے جو روزے فرض کئے گئے ہیں۔ انہی روزوں کی یہ کم سے کم تعداد ہے۔ اسی طرح عمر میں ایک مرتبہ حج کرنا فرض ہے۔ حالانکہ انسان ویسے ہر سال بھی کرسکتا ہے۔ اور عمرہ اس کے علاوہ ہے۔ یہ تمام فرضی عبادات مختلف مشقیں ہیں۔ جو انسانی زندگی کو ایسے سانچہ میں ڈھالنے کے لئے مقرر کی گئی ہیں۔ کہ زندگی اس سانچہ میں ڈھل کر اپنا انتہائی مقصد حاصل کرلے۔ اور اس جنت میں داخل ہو جائے۔ جو اللہ تعالےٰ نے اس کے لئے بنا رکھی ہے۔

اب غور طلب بات یہ ہے کہ ایسا کیوں ہے کہ عبادات کا کچھ حصہ فرض کر کے باقی حصہ طوعی چھوڑ دیا گیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے حصول جنت کے لئے جدوجہد دراصل انسان کی مرضی پر رکھی ہے۔ نیکی بدی کی تمیز بھی اسی لئے دی گئی ہے۔ کہ انسان چاہے تو نیکی کا راستہ وہ راستہ جو جنت کی طرف لے جاتا ہے اختیار کرے۔ اور چاہے تو بدی کا راستہ اختیار کرے جو جہنم میں پہونچاتا ہے۔ جنت کا حصول انسان کی اپنی سعی و کوشش پر منحصر ہے اپنی سعی و کوشش کے بغیر انسان وہ منازل طے نہیں کرسکتا۔ جن کے بغیر قرب الٰہی کی جنت حاصل نہیں ہوسکتی جنت دراصل نام ہی اس سعی و کوشش کا ہے۔ جو انسان قرب الٰہی حاصل کرنے کے لئے طوعی طور پر کرتا ہے۔ اور نفس مطمئنہ کی حالت نام ہی اس حالت کا ہے۔ کہ جب انسان قرب الٰہی حاصل کرنے کے لئے طوعی طور پر جدوجہد میں مصروف ہو جائے۔ یہ ایک لاتناہی سلسلہ ہے اس مسلسل جدوجہد میں انسانی نفس کے جوہر بتدریج کھلتے جاتے ہیں۔ اور انسان قرب الٰہی کے مدارج طے کرتا چلا جاتا ہے۔ انسان کا نیکی اور بدی کو اختیار کرنے کا اختیار ہی دراصل اس تمام جدوجہد کی کلید ہے۔ یہ قانون فطرت ہے جس کا تجربہ اور مشاہدہ ہم اپنی زندگی کے ادنیٰ سے ادنیٰ عمل میں بھی روزانہ کرتے ہیں۔ اگر ہمارے عبادات کا طوعی حصہ اتنا وسیع نہ ہوتا۔ تو مقصد حیات اور اس کے حصول کے کوئی معنی ہی نہ ہوتے۔ ایسی صورت میں انسان کو حیوانات سے ممیز کرنا مشکل ہوتا۔

زکوٰۃ عبادت انفاق مال کا ایک اکراہی اور فرضی حصہ ہے۔ یہ حصہ ہماری زندگی کے ارتقاء میں صرف بنیاد کا کام دیتا ہے۔ اس بنیاد پر عمارت عبادات کے طوعی حصہ ہی سے تعمیر کی جا سکتی ہے۔ بیشک عمارت کی بنیاد کا مستحکم ہونا نہایت ضروری ہے۔ لیکن کوئی انسان صرف بنیاد مضبوط بنا کر نہیں چھوڑ دیتا۔ بنیاد کی ایک غرض ہوتی ہے۔ اور وہ اس پر عمارت تیار کرنا ہے۔ جو حقیقی منفعت ہے۔

کمیونزم چونکہ وہ مقصد عالیہ نہیں رکھتا۔ جو اسلام کا منشا ہے۔ یعنی اللہ تعالےٰ کی جنت میں داخل ہونا۔ بلکہ وہ صرف اپنا مقصد اسی دنیا تک ختم کر دیتا ہے۔ اس لئے دونوں کے طریق کار میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ کمیونزم طوعی انفاق مال کو خارج از عمل کر دیتا ہے۔ جب تمام دولت ریاست کی ملکیت بن جائے۔ تو انفاق کے تعلق میں وہ حصہ عبادت جو طوعی ہے۔ اور جو اسلام کے نزدیک اصل چیز ہے۔ جو انسان کو جنت الارض والسماء میں داخل کرنے کا ضامن ہے۔ باطل ہو جاتا ہے۔

اگر بفرض محال یہ مان بھی لیا جائے۔ کہ کمیونزم معاشی مسئلہ کے مادی پہلو کو حل کر لیتا ہے۔ تو یہ بجائے فائدہ کے نقصان ہے۔ کیونکہ انسانی حیات کے حقیقی مقصد کے نقطۂ نظر سے بجائے ممد ہونے کے وہ ایک سد سکندری ثابت ہوتا ہے۔ وہ انسان سے وہ چیز چھین لیتا ہے۔ جو اس کے حقیقی مقصد کے حصول کے لئے بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ یعنی نیکی اور بدی کی تمیز اور دونوں میں سے ایک کو اختیار کرنے کی آزادی۔

اگر کمیونسٹ اپنے محدود نقطۂ نظر پر قائم رہنا چاہتے ہیں۔ تو ان کو اختیار ہے۔ اور یہ اختیار ان کو اسی فطری آزادی کی وجہ سے حاصل ہے۔ لیکن کمیونزم کے طریق کار کو اسلام بتانا سراسر فریب خوردگی یا فریب دہی ہے اور کچھ بھی نہیں

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

یہودی اور مشرکین

(از مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب رتن باغ لاہور)

قرآن کریم کی سورہ مائدہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لتجدن اشد الناس عداوۃ للذین اٰمنوا الیھود والذین اشرکوا۔ یعنی یہودی اور مشرک لوگ مسلمانوں کے بدترین دشمن ہیں۔ یہودیوں کی عداوت تاریخ کا ایک لمبا باب ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ سے لے کر آج تک یہودی قوم نے کوئی موقعہ ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔ کہ جب مسلمانوں کی ایذادہی میں کوئی دقیقہ اٹھا رکھا ہو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ پر نظر ڈالئے۔ تو آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ جب قریش کا زور بڑی حد تک ٹوٹ چکا تھا۔ تو اس وقت بھی یہودی اپنی فتنہ پردازی میں پیش پیش تھے۔ چنانچہ ۵ھ کے آخر میں یہودی رؤساء کی انگیخت پر ہی مسلمانوں کے خلاف جنگ احزاب یعنی غزوہ خندق کا خطرناک فتنہ اٹھا تھا۔ ۶ھ میں ابورافع اور اس کے قتل کے بعد اسیر ابن زرام بھی یہودی ہی تھے۔ جو بنی غطفان اور نجد کے قبائل میں دورے کرکے مسلمانوں کے خلاف اشتعال پھیلانے اور بغض و عداوت کی آگ کو ہوا دینے میں دن رات لگے رہتے تھے۔ صلح حدیبیہ کے بعد جبکہ عملاً قریش مکہ سے جنگ بند ہوگئی۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو تلوار کے جہاد سے کسی قدر فراغت حاصل ہوئی۔ تو آپ نے ارادہ فرمایا۔ کہ اسلام کے عالمگیر مشن کے پیش نظر مختلف حکومتوں کے والیان ریاست کے نام تبلیغی خطوط ارسال فرمائیں۔ اس وقت منجملہ ان خطوط کے جو مختلف فرمانرواؤں کی طرف بھجوائے گئے۔ ایک خط کسریٰ شہنشاہِ ایران کے نام بھی تھا۔ اور اس بدبخت نے جو کمینہ اور معاندانہ سلوک اس خط سے کیا۔ اس میں بہت سا حصہ یہودی سرداروں کی انگیخت کا بھی تھا۔ جو اسے ہر وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خلاف اکساتے رہتے تھے۔ غرض آپؐ کے زمانہ میں بھی اور اس کے بعد بھی آج تک جب کبھی کوئی موقعہ یہودی قوم کو ملا ہے۔ انہوں نے مسلمانوں کو کمزور اور مٹانے میں پورا زور لگایا ہے۔

موجودہ زمانہ میں بھی جو فلسطین میں یہودی حکومت قائم کی گئی ہے۔ یہ ایک سوچی سمجھی ہوئی تدبیر کا نتیجہ ہے جو صدیوں پر پھیلی ہوئی ہے۔ اور اس کے ظاہری نتائج جس قدر خطرناک نکل سکتے ہیں۔ اس کے خیال سے بھی بدن کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ یہودی پروگرام میں صرف فلسطین کی محدود حکومت قائم کرنا ہی نہیں ہے۔ بلکہ وہ ایسی حکومت کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ جو سارے عرب پر مشتمل ہو۔ اور اس طرح ان کا گویا اسلام کے قلب پر حملہ کرنا مقصود ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس فتنہ کے بارے میں پیشگوئی فرما کر مسلمانوں کو ہوشیار کیا تھا۔ بخاری کی ایک روایت ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ لا تقوم الساعۃ حتی تقاتلوا الیھود۔ یعنی اس وقت تک قیامت نہیں آئیگی۔ جب تک کہ یہودیوں کے ساتھ تمہاری جنگ نہ ہولے۔ اسی طرح بخاری میں حضرت زینب بنت جحش سے روایت ہے۔ کہ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم دخل علیھا فزعًا یقول لا الٰہ الا اللہ ویل للعرب من شر قد اقترب۔ فتح الیوم من ردم یاجوج وماجوج مثل ھٰذہ وحلق باصبعیہ الابھام والتی تلیھا۔ قالت زینب بنت جحش ایھلک وفینا الصالحون۔ قال نعم اذا اکثر الخبث۔

یعنی ام المومنین حضرت زینبؓ فرماتی ہیں۔ کہ ایک دن رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم گھبراہٹ کی حالت میں یہ فرماتے ہوئے گھر میں تشریف لائے۔ کہ عرب کی خرابی ہوگی۔ عرب کی خرابی ہوگی ایک ایسے شر سے جو قریب آرہا ہے آج یاجوج ماجوج کی دیوار میں اس کے برابر سوراخ ہوگیا۔ اور یہ فرماتے ہوئے آپؐ نے اپنی دو انگلیوں کا یعنی انگوٹھے کا اور اس انگلی کا جو اس کے قریب ہے۔ حلقہ بنا کر اس سوراخ کی مقدار کو بتایا۔ زینبؓ بنت جحش کہتی ہیں۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ۔ کیا ہم ہلاک ہوجائیں گے۔ حالانکہ ہم میں نیک لوگ موجود ہوں گے؟ آپؐ نے فرمایا۔ ہاں جب فسق و فجور کی زیادتی ہو جائیگی۔ تو اس وقت ہلاکت ناگزیر ہے۔

اس حدیث سے بھی پتہ لگتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سارے عرب میں ایک بھاری شر پھیلنے کے متعلق اطلاع دی ہے۔ اور وہ یہی یہودی قوم کا شر ہے۔ جس کے مقابلہ کے لئے عرب لیگ (یعنی سب عرب حکومتوں کی نمائندہ جماعت) نے ہر طرح کوشش کی۔ مگر ناکام رہی۔ بدقسمتی ہے کہ وہ اتنے بڑے خطرہ کے باوجود آپس کی شکر رنجیاں نہیں چھوڑ سکتے۔ اور موجودہ نازک وقت میں بھی یکجہتی اور کامل تعاون کے ساتھ اس خطرہ کا مقابلہ کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ خانہ کعبہ اور دوسرے شعائر اللہ تو خدا کی چیز ہیں۔ وہ بہر حال ان کی حفاظت کرے گا۔ (وللبیت رب یمنعہ) اور کوئی قوم اور حکومت خواہ وہ کتنی بڑی ہو۔ اگر نظر بد سے اس طرف رخ کرے گی۔ تو ان کے ساتھ اصحاب فیل کا سا سلوک کیا جائے گا۔ مگر خدا کی ذمہ واری سے ہماری ذمہ واری ختم نہیں ہو جاتی۔ اور مسلمانوں کا فرض ہے کہ اس بھاری ذمہ داری کی ادائیگی کے لئے پوری پوری تیاری کریں۔

دوسری قوم مشرکین کی ہے۔ اس قوم کا فوری خطرہ تو آغاز اسلام کی فتوحات میں ہی تقریباً ختم ہو چکا تھا۔ اور مشرکین صرف دنیا کے گمنام گوشوں میں ہی آباد تھے۔ مگر اس آیت کے دوسرے حصے کی تفسیر چودہ سو سال کے بعد ۱۹۴۷ء کے فسادات نے پیش کی۔ اس سال مسلمانوں کے خون سے جو ہولی کھیلی گئی۔ وہ کسی فرد واحد یا کسی قوم کے ایک حصے کی سکیم کا نتیجہ ہرگز نہ تھی۔ بلکہ ایک مشرک قوم کی قوم (بڑے اور چھوٹے لیڈر اور عوام) سب اس سکیم میں شامل تھے اور آج تک اس سکیم کی تلخی اور شدت اکثر مسلمان اپنے گھروں میں محسوس کر رہے ہیں۔ یہ مشرکین کے بغض و عناد کا مظاہرہ تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالیٰ نے مختلف قوموں کے لئے مختلف نشان عطا فرمائے تھے۔ اور مشرکوں کے لئے تلوار کا نشان دیا گیا۔ ممکن ہے کہ یہ ایک ذوقی بات ہو۔ مگر میں ہمیشہ یہ خیال کرتا ہوں۔ کہ یہ در اصل نشان تھا۔ اس بات کا کہ کونسی قوم کس قسم کے علاج کو چاہتی ہے۔ بہر حال اب بھی اس قوم کے ارادے یقیناً اچھے نہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسلمانوں کو آنے والے خطرات سے بروقت آگاہ کیا تھا۔ آپ نے اپنے ایک مضمون میں ہندوستان کے مسلمانوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ کہ "میں افق آسمان پر "سپین" کا لفظ لکھا ہوا دیکھتا ہوں۔ خدا کرے کہ ہم اب بھی خواب غفلت سے بیدار ہوں۔ اور آنے والے خطرات کو پہچان کر مناسب تیاری میں لگ جائیں۔

ویسے تو مسلمان کا آج کوئی بھی دوست نہیں۔ مگر اس وقت یہودی اور مشرک یہ دونوں قومیں مسلمانوں کے خلاف شدید ترین۔ عداوت پر آمادہ ہیں۔ اور ہر ممکن طریق سے مسلمانوں کو زک پہنچانے کی اور نیچا دکھانے کی کوشش کر رہی ہیں۔ کاش کہ ہم اب بھی سنبھل جائیں۔ اور متحد ہو کر آنے والے خطرات کے مقابلہ کے لئے تیار ہو جائیں۔

کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خوشہ چین علماء

موجودہ زمانہ کے علماء نہ صرف مسلمانوں کی رہنمائی کرنے بلکہ اسلام کے ارکان کی صحیح فلاسفی بتلانے سے بھی قاصر ہیں۔ اگر یہ لوگ کچھ بیان کرنے کی کوشش بھی کریں گے۔ تو وہ بھی امام زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام سے نقل کرکے مسلمانوں کے سامنے رکھیں گے۔ اور اس کو اپنی طرف منسوب کریں گے۔ اس کی ایک مثال پیش کی جاتی ہے:۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بذریعہ وحی الٰہی عربی میں قربانی کی جو فلاسفی فرمائی ہے وہ کتاب خطبہ الہامیہ کے نام سے چھپ چکی ہے۔ کراچی کی موتی مسجد کے خطیب مولانا بشیر احمد حجابی نے اس مضمون کو لے کر روزنامہ انجام کراچی عید ایڈیشن مورخہ ۵ اکتوبر میں بعنوان "قربانی کی حقیقت" شائع کروایا ہے۔ جو درج ذیل ہے:۔

"احادیث میں آیا ہے۔ کہ یہ قربانیاں خدائے تعالیٰ کے قرب اور ملاقات کا موجب ہیں۔ مگر اس شخص کے لئے جو اخلاص۔ خدا پرستی اور ایمان داری سے ادا کرتا ہے۔ قربانی دراصل اسلامی عبادتوں میں سے ایک بزرگ ترین عبادت ہے۔ اسی لئے قربانی کا نام عربی میں نسیکہ ہے۔ اور نسک کے معنی ہیں اطاعت و فرمانبرداری اور بندگی کے۔ اس کا اعلان جانوروں کے ذبح کرنے پر بھی ہوتا ہے۔ جن کو ذبح کرنا مشروع ہے۔ پس یہ اشتراک جو نسک کے معنوں میں پایا جاتا ہے۔ اس بات پر دلالت کرتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کا حقیقی پرستار سچا عابد وہی ہے۔ جو اپنی تمام خلاف شرع قوتوں ناجائز خواہشوں اور خدا سے جدا کرنے والے محبوبوں کو اپنے رب کی رضا جوئی و فرمانبرداری کے لئے ذبح کر ڈالے۔ .... اصل عبادت وہی ہے۔ جو آخرت کے خسارہ سے نجات دے اور وہ نفس امارہ کا ذبح کرنا ہے۔ کیونکہ نفس ہم کو ہمیشہ برے کاموں اور ناجائز خواہشوں کی طرف بلاتا رہتا ہے۔ لہٰذا سب سے بڑی عبادت اور قربانی یہ ہے۔ کہ اسکو انقطاع الی اللہ کی چھری سے ذبح کر دیا جائے۔" اخبار انجام ۵/۱۰/۴۹

یہ تمام عبارت خطبہ الہامیہ میں سے لی گئی ہے۔

دیانتداری کا تقاضا تھا۔ کہ مسلمانوں کو قربانی کی فلاسفی پوری طرح سمجھانے کے لئے کتاب خطبہ الہامیہ کا حوالہ دیا جاتا۔ یا کم از کم مضمون کو اپنی طرف منسوب کرکے نہ لکھا جاتا۔ بلکہ لکھتے کہ یہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام سے مضمون لیا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ ایسا نہیں کیا گیا۔ میں اپنے مسلمان بھائیوں سے خدا کے نام پر اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ خود زمانہ کے مرسل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام پڑھیں۔ تاکہ ان کو صحیح معنوں میں اسلام کی تعلیم اور اسلام کے ارکان کی فلاسفی سے آگاہی ہوسکے۔

(خاکسار الٰہی بخش ٹرین کلرک کراچی شہر)

قائدین مجالس اجتماع میں شامل ہونیوالے خدام و نمائندگان کے تھیلے معہ متعلقہ سامان کے چیک کرلیں۔

(ڈاکٹر مرزا منور احمد نائب صدر)

ایک پرانے صحابی میاں محمد دین صاحب ساکن بھڈیار کا انتقال

(از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب فاضل سابق مبلغ سیرالیون)

افسوس میرے تایا محترم میاں محمد دین صاحب ساکن بھڈیار ضلع امرت سر تقریباً چھ ماہ بعارضہ بخار و کھانسی بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۴۹ء کو بوقت ایک بجے دوپہر موضع گنج مغلپورہ میں وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ کل مورخہ ۱۷ اکتوبر کو بعد دوپہر گنج میں ان کا جنازہ ادا کیا گیا۔ اور انہیں حسب ہدایات مرکز فی الحال بطور امانت یہاں گنج کے قبرستان "شاہ کمال" میں بطور امانت دفن کیا گیا۔

مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی اور موصی تھے۔ آپ کی پیدائش غالباً ۱۸۷۴ء کی تھی۔ اور اس لحاظ سے آپ کی عمر ۷۵ سال بنتی ہے۔ انہوں نے ۱۸۹۵ء میں پہلے بذریعہ خط اور اس کے چھ ماہ بعد خود قادیان جا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کی تھی۔ وفات سے کوئی دو ہفتے پہلے اپنے احمدی ہونے کے واقعات سناتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ کہ بیعت سے پہلے میں نے علماء سے سنا ہوا تھا۔ کہ جب امام مہدی آئے گا۔ تو اس کی ایک نشانی یہ بھی ہوگی۔ کہ اس کے سر اور داڑھی سے نور کے قطرات پانی کی طرح گریں گے اور وہ بات کرتا ہوا عام طور پر اپنی رانوں پر ہاتھ مارے گا۔ جب میں قادیان گیا۔ تو میرے ذہن میں یہ دو علامات مہدی تھیں۔ چنانچہ میری تسلی کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایسے مواقع مہیا کر دیئے۔ کہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات مبارک میں یہ دونوں علامات بچشم خود ملاحظہ کر لیں۔ فرمایا۔ حضور اقدس حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسجد اقصیٰ میں لیکچر فرما رہے تھے۔ تو میں نے دیکھا کہ پانی کی طرح کے سفید قطرات آپ کی داڑھی مبارک اور غالباً سر کے بالوں سے بھی یکے بعد دیگرے گر رہے تھے اسی طرح میں نے دوران قیام میں یہ بھی ملاحظہ کیا کہ حضور اپنے خدام میں بیٹھے ہوئے جب باتیں فرمایا کرتے تو کبھی کبھی رانوں پر آہستہ آہستہ ہاتھ مارتے۔ بیعت کے بعد کچھ عرصہ ٹھہر کر ہم نے حضور سے واپسی کی اجازت چاہی تو حضور نے فرمایا۔ کچھ دیر اور ٹھہرو۔ بیعت کرنے کے بعد بھی حضور کی زندگی میں کئی دفعہ ان کو قادیان جانے کا موقعہ ملا۔ ایک دفعہ وہ اپنے کسی دوست کو ساتھ لے کر بیعت کرانے کے لئے قادیان گئے۔ اور اسے حضور سے ملایا۔ یہ مفصل واقعہ میرے ذہن میں نہیں رہا آپ بھڈیار سے امرت سر تک پیدل اور آگے بٹالے تک گاڑی پر اور پھر قادیان پیدل سب ایک دن میں طے کر لیتے آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد بلا توقف حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیعت میں شامل ہوئے۔ مرحوم بیعت سے پہلے وہابی فرقہ سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کے والد اور والدہ اور دادا صاحب یعنی میرے دادا اور پڑدادا رضی اللہ عنہما بھی احمدی تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ والسلام کے زمانے میں بیعت سے مشرف ہوئے تھے۔ میرے دادا مکرم میاں گلاب دین صاحب مرحوم بھی صحابی اور موصی تھے۔ اور قادیان بہشتی مقبرے میں مدفون ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذکر مبارک پر تایا صاحب مرحوم نے مجھے سنایا۔ کہ ایک دفعہ بھڈیار کی جماعت کو یہ علم ہوا۔ کہ حضور غالباً کرم دین والے مقدمہ کے سلسلے میں جہلم تشریف لے جاتے ہوئے اٹاری سے گذریں گے۔ (اٹاری سے بھڈیار کوئی ۱/۲ میل ہے) چنانچہ ہم سب چھوٹے بڑے اٹاری سٹیشن پر بعزم زیارت پہنچ گئے۔ جب گاڑی کا وقت ہوا۔ تو ہم نے پلیٹ فارم پر جانا چاہا۔ لیکن ان دنوں اٹاری کا سٹیشن ماسٹر ایک نہایت متعصب آریہ تھا جب اس کو علم ہوا۔ کہ ہم سب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کے لئے یہاں آئے ہوئے ہیں۔ تو اس نے پلیٹ فارم پر آنے کی ممانعت کر دی۔ اور جب پلیٹ فارم ٹکٹ طلب کئے گئے۔ تو پھر بھی مشغولیت کا اظہار کرتے ہوئے ٹکٹ نہ دیئے گو ادھر گاڑی پلیٹ فارم پر پہنچنے والی تھی۔ چنانچہ اس وقت میرے بڑے تایا، مولوی کرم دین صاحب مرحوم کو بہت غصہ آیا۔ اور انہوں نے اس آریہ کے خلاف وہاں ایک شور برپا کر دیا۔ اور کہا کہ کس قانون کی آڑ سے تم ہمیں ٹکٹ دینے یا پلیٹ فارم پر آنے سے منع نہیں کر سکتے۔ اور اگر تم نے دروازہ نہ کھولا اور پلیٹ فارم ٹکٹ نہ دیئے۔ تو ہم زبردستی اندر آ جائیں گے۔ جس کی سب ذمہ واری تم پر ہوگی۔ اس پر وہ کچھ مرعوب ہو گیا۔ اور اس نے پلیٹ فارم کا دروازہ کھول دیا۔ چنانچہ ادھر ہم اندر گئے۔ اور ادھر گاڑی پلیٹ فارم پر پہنچ گئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کھڑکی کے پاس بیٹھے تھے۔ حضور کے ساتھ حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور بعض اور احباب تھے۔ سب افراد نے حضور سے مصافحہ کیا۔ اور حضور کی خدمت میں کھانا جو ہم گاؤں سے حضور کے لئے تیار کر کے لائے تھے (غالباً زردی یا کھیر وغیرہ) پیش کیا۔ لیکن چونکہ بھڈیار کی جماعت ابھی نئی نئی بنی تھی۔ غالباً حضور کے ذہن سے اتر گیا اور جب کھانا حضور کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ تو حضور نے شبہ کی بنا پر قبول نہ فرمایا۔ کہ کہیں کوئی مخالفانہ شرارت نہ ہو۔ مگر حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے حضور کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ حضور یہ سب تو ہمارے اپنے آدمی ہیں اور حضور کے خدام ہیں جو یہاں سے چند میل ایک گاؤں سے حضور کی زیارت کے لئے حاضر ہوئے ہیں۔ اس پر حضور کا چہرہ خوشی سے چمک اٹھا۔ اور کھانا گاڑی میں رکھ لیا اور حضرت مفتی صاحب سے اس جماعت کے حالات دریافت فرماتے رہے۔ اور خوشی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ "الحمد للہ اللہ تعالیٰ نے اس جنگل میں ہماری جماعت قائم کر دی ہے"۔ اتنے میں گاڑی چل پڑی۔ اس سفر میں حضور کے ساتھ اٹاری سے میرے دادا میاں گلاب دین صاحب اور ان کے دو صاحبزادے لاہور تک اس گاڑی میں حضور کے ساتھ آئے۔ حضور نے راستہ میں اپنے خدام کے ساتھ کھانا تناول فرمایا اور میانمیر اسٹیشن پر خود بلا کر برتن واپس کر دیئے۔ اور فرمایا جزاکم اللہ۔

گو تایا صاحب مرحوم نے قرآن کریم اور معمولی تعلیم موضع دنگروھ کے مولوی حافظ فتح محمد سے حاصل کی تھی۔ مگر چونکہ ان کو مطالعہ کا بہت شوق تھا۔ اس لئے بعد میں خود ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور دیگر لٹریچر کا مطالعہ کر کے سلسلے کے متعلق کافی معلومات حاصل کر لی تھیں اور آپ کو کافی حوالے وغیرہ یاد تھے اور تبلیغ کرنے کا ڈھنگ خوب جانتے تھے۔

۱۹۲۰ء میں گاؤں چھوڑ کر امرت سر شہر میں آ گئے۔ جہاں ۱۹۲۸ء تک رہائش رہی۔ اس کے بعد مستقل طور پر ہجرت کر کے قادیان چلے گئے۔ اور تقسیم پاکستان تک وہیں قیام کیا۔ مرحوم کی زوجہ محترمہ نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں ہی ۱۸۹۶ء میں بیعت کی تھی۔ اور موصی بھی ہیں۔ اس وقت آپ کی اولاد تین لڑکے اور دو لڑکیاں اور پوتے پوتیاں ہیں۔ جو آپ کے نیک اثر سے اور تربیت اور خدا کے فضل سے سب مخلص احمدی اور دیندار ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ احباب مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ بھڈیار کی جماعت میں سے تقریباً پچیس ۲۵ افراد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کی۔ اور ان میں سے اکثر کو قادیان جا کر حضور کی صحبت سے فیضیاب ہونے کا شرف بھی حاصل ہوا۔ ان بزرگوں میں سے اکثر وفات پا چکے ہیں۔ کسی وقت ان کے بھی نام مختصر کوائف جمع کر کے انشاء اللہ شائع کروں گا۔

اسلامی ہمدردی اور اخوت کا ایک قابل تقلید واقعہ

مکرم یوسف الدین خان صاحب آزیدی کی طرف سے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں مندرجہ ذیل خط موصول ہوا ہے۔

بحضور امیر المومنین سیدنا البشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز:۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ماہ رمضان المبارک میں بیعت نامہ پر کر کے حضور کی خدمت اقدس میں ارسال کرنے کے لئے محترم و مکرم جناب مولوی محمد نواز خان صاحب ککئی جنرل سیکرٹری احمدیہ انجمن کراچی کے حوالہ کیا تھا جو غالباً موصول ہوا ہوگا۔ امید ہے کہ شرف قبولیت بخشکر استقامت و مغفرت کے لئے دعا فرمائی جائیگی۔ تاکہ اس لامذہبیت کے زمانہ میں جب کہ مسلمان خس وخاشاک کی طرح اڑے جا رہے ہیں اور قیامت خیز انقلاب کی آمد ہے۔ ایمان کی سلامتی اور مقصد حیات کے حصول کا باعث ہو سکے چونکہ احمدیت ہی عین اسلام ہے اور اسلام کا دوبارہ احیاء بھی اسی جماعت سے ہوگا۔ اس لئے کہ اسلامی فراست، اخوت و مروت کے علاوہ سارے انسانیت سے ہمدردی اسی سلسلہ عالیہ کا طرہ امتیاز ہے اور ساتھ ہی ساتھ جماعت کی اکثریت صفات ستودہ اور اخلاق حمیدہ سے متصف ہے۔ اس ضمن میں اس احقر کا ذاتی تجربہ اور عینی مشاہدہ بدیں اختصار حضور والا کے گوش گذار کرنے کی عزت حاصل کرتا ہوں

واقعہ:۔ یہ احقر کراچی میں ایک ایسے محلہ میں فروکش ہے۔ جہاں مجھ جیسے مہاجرین کی بستی ہے۔ اور جس کا محل وقوع نشیب میں ہے۔ اکثر مکانات مٹی کے ہیں حالیہ طوفان باد و باراں کی وجہ سے ساری کراچی پر جو آفت آئی تھی۔ اس سے اخبار بین حضرات بخوبی واقف ہیں۔ ۱۴ اگست کی رات تا دم زیست بھلائی نہیں جا سکتی۔ دن بھر موسلا دھار بارش کے سبب مٹی کے مکانات مائل بہ انہدام ہوئے محلہ نشیب میں ہونے کی وجہ سے چاروں طرف کا پانی جمع ہونے لگا۔ حتیٰ کہ میرا مکان ہر طرف سے پانی سے گھر گیا مکان کے سامنے کافی گہرا پانی کھڑا تھا۔ مکان میں پانی گھس رہا تھا تقریباً رات کے دس بج رہے تھے۔ بارش شدت سے ہو رہی تھی مکانات کے گرنے کی آوازیں آ رہی تھیں۔ میری والدہ وغیرہ خوف و ہراس سے سہمی ہوئی تھیں بچے خوف کے مارے رونے لگے تھے۔ میں اور میرے دو بھائی از حد متفکر تھے۔ صحن کی چار دیواری منہدم ہو چکی تھی اور ہم نقل مکانی کی فکر میں باہر نکلنے کے لئے تیار ہو کر بیٹھے ہیں کہ اتنے میں میرا نام لیکر پکارنے کی آواز آتی ہے۔ اور میرا ہمسایہ پٹھان کہتا ہے کہ خان صاحب آپ کے لئے کوئی آیا ہے۔ میں باہر نکلتا ہوں۔ کیا دیکھتا ہوں۔ کہ محترم و مکرم جناب مولوی محمد نواز خان صاحب احمدی چھتری پکڑے ہوئے اور ہاتھ میں قندیل لئے ہوئے برہنہ سر پانی میں کھڑے ہوئے ہیں۔ اور مسکرا کر کہتے ہیں۔ کہ خان صاحب تیار ہو جایئے اور سب کو لے کر میرے پاس چلئے۔ اس وقت میرے قلب کا کیا حال تھا۔ اور دماغ کی کیا کیفیت تھی۔ اس کا اندازہ وہی کر سکتا ہے۔ جو میرے مقام پر ہو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگی کے واقعات میری آنکھوں کے سامنے پھر گئے۔ اور حضرت نوح کا روحانی کردار علمائے امتی کانبیاء بنی اسرائیل کی روشنی میں حضرت مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یکساں طور میں جلوہ فگن نظر آیا۔

میں تیزی کے ساتھ پلٹا۔ اور اپنے متعلقین کے ساتھ چند ضروری ملبوسات لے کر مولوی صاحب کے ہمراہ چل کھڑا ہوا میری اہلیہ کی گود میں میرا نو مولود لڑکا بعمر ڈیڑھ ماہ تھا مولوی صاحب ممدوح نے چھتری میرے حوالہ فرمائی۔ تاکہ چھوٹے بچے کے لئے تھوڑا سا بچاؤ ہو جائے۔ اور برہنہ سر اور برہنہ پیر آگے آگے راہبر ہوئے۔ راستہ کا یہ عالم تھا کہ کہیں گھٹنے برابر اور کہیں ٹخنے برابر پانی تیزی کے ساتھ بہ رہا تھا۔ پیر اکھڑ رہے تھے راستہ پر بجلی کی روشنی کے باوجود گڑھے نظر نہیں آتے تھے۔

(باقی دیکھو صفحہ ۷)

مذہبی عقائد کے اختلاف کا فتنہ

مندرجہ ذیل مضمون روزنامہ زمیندار (۲۷ اکتوبر) میں شائع ہوا ہے

"انتہائی افسوس اور دکھ کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے کہ آج جبکہ پاکستان ایک انتہائی نازک دور میں سے گذر رہا ہے۔ اور اس کی حکومت اور عوام کے سامنے اتنے بڑے بڑے مسائل موجود ہیں جن کا حل کرنا پاکستان کے بقا اور استحکام کے لئے انتہائی ضروری ہے اور جن کے لئے ہماری متحدہ منظم اور دیانتدارانہ کوششیں درکار ہیں۔ لیکن ———

مسلمانان پاکستان نے اپنی ذمہ داریوں اور فرائض کو صحیح طور پر محسوس نہیں کیا جو مسائل اس لائق تھے کہ ان کی طرف سب سے پہلے ہم متوجہ ہو جاتے ان کی طرف ہماری نگاہ بھی نہیں گئی اور ہم ایسی چیزوں میں الجھ کر رہ گئے ہیں جن کی قطعاً کوئی تعمیری اہمیت نہیں۔

یہ ٹھیک ہے کہ کسی ملک کے دفاع کی ذمہ داری اس کی حکومت پر عائد ہوتی ہے اور اس کا انحصار اس کی فوجی طاقت پر ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ کسی ملک کی سب سے بڑی طاقت اس کے بیدار، باشعور اور منظم و متحد عوام ہوتے ہیں۔ جس وقت فوجیں اور توپیں اور ہوائی جہاز کسی ملک کے دفاع سے عاجز آ جاتے ہیں۔ تو جو چیز اس وقت اس کا آخری سہارا اور آخری حصار ہوتا ہے وہ اسکے باشندے اور اس کے عوام ہوتے ہیں اگر وہ ہوشیار ہوں۔ تربیت یافتہ ہوں۔ ان کے سامنے کوئی نصب العین ہو اپنے ملک کی حفاظت کے لئے جان تک قربان کر دینے کا جذبہ ہو تو یقیناً ایسا ملک ناقابل تسخیر ہوتا ہے۔

پاکستان کو اس وقت کئی اہم امور درپیش ہیں۔ ایک طرف تو مہاجرین کا کام ابھی تک تسلی بخش طور پر ختم نہیں ہوا اور دوسری طرف کشمیر کا مسئلہ بالکل الجھ کر رہ گیا ہے اور کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اس کا حل کب، کیا اور کس طرح ہوگا اور کہیں صوبائی وزارتوں کے توڑ جوڑ کا قضیہ ہے۔ پاکستان کا دفاع ایک ایسا معاملہ ہے۔ جس کے ساتھ ہماری زندگی اور موت وابستہ ہے۔ پاکستان جو ہندوستانی مسلمانوں اور اسلام کی آخری امید گاہ ہے اور جس کی طرف آج تمام ممالک اسلامیہ رہنمائی کے لئے دیکھ رہے ہیں۔ اس کا دفاع ایک انتہائی اہم کام ہے آج ضرورت ہے کہ ہم متحد اور منظم کوششوں سے اپنے آپ کو اتنا مضبوط بنا دیں کہ کسی دشمن کو بھی ہماری طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی جرأت نہ ہو

ان ہنگامی مسائل کے علاوہ ہمارے سامنے پاکستان کی دستور سازی۔ اسلامی معاشرہ کا پیدا کرنا عوام کی اخلاقی اور معاشی حالت کو سدھارنا ایسے کام ہیں۔ جو ہماری متحد، منظم پیہم اور ان تھک کوششوں کے طلبگار ہیں اور اگر ہم نے ان کی طرف سے کوتاہی کی۔ تو پھر ہمیں اس کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ وقت کا تقاضا یہ ہے کہ ہم ان مسائل کی اہمیت کو محسوس کریں اور اپنے آپ کو ان سے عہدہ برآ ہونے کے لئے تیار کریں۔ لیکن افسوس کہ حالت ان کے بالکل برعکس ہے مختلف قسم کے مفاد رکھنے والے لوگوں نے ہمیں کچھ اس طرح الجھا دیا ہے۔ کہ ہم اصل مسائل کی طرف سے غافل ہو گئے ہیں۔ کہیں وزیروں اور مشیروں کے جھگڑے کھڑے ہو گئے ہیں کہیں مانکی قیوم رسہ کشی ہے۔

سب سے زیادہ خطرناک فتنہ مذہبی عقائد کے اختلاف کا فتنہ ہے۔ بعض خود غرض لوگ ذاتی اغراض کی تکمیل کے لئے بعض فروعی مسائل کو آڑ بنا کر مسلمانوں میں انتشار پھیلا رہے ہیں اور اس طرح سے قائداعظم کے کئے ہوئے اس کام کو تباہ کر رہے ہیں جو انہوں نے مسلمانوں کو متحد کرنے میں کیا تھا۔ وقت کی نزاکت کو محسوس کرتے ہوئے انہوں نے مسلمانوں سے اپیل کی تھی کہ وہ آپس کے اختلافات کو بھول کر پاکستان کے حصول اور پھر اس کے بقا و استحکام کے لئے متحد ہو جائیں اور وہ اس میں کامیاب ہوئے ہم نے دیکھا کہ آپس میں شدید قسم کے اختلافات رکھنے والے لوگ بھی ایک ہی سٹیج سے ایک ہی نعرہ لگاتے تھے۔ لیکن بدقسمتی سے آج جبکہ وہ ہم میں نہیں ہیں۔ بعض شریر عناصر پھر ان چیزوں کو ہوا دیکر مسلمانوں کو آپس میں لڑانے کی فکر میں ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ جب مسلمان ان چیزوں میں الجھ گئے تو ان کی تمام توجہ تعمیری کاموں سے ہٹ جائے گی۔

قائداعظم کا یقین محکم ضبط اور تنظیم کا نعرہ فضا میں گونج رہا ہے۔ لیکن افسوس ہمارے کان ان کی طرف سے بند ہیں۔ ہم ان کی اہمیت اور ضرورت کو بھلا رہے ہیں۔ ہم نہیں سوچتے کہ ہماری اس غفلت شعاری کے نتائج کیا ہو سکتے ہیں؟ کیا ہمیں بغداد کی اسوقت کی حالت یاد نہیں جب تاتاری بغداد کے دروازے پر دستک دے رہے تھے۔ اور مسلمان علماء اور عوام چوکوں میں کھڑے مسلسل تین تین دن سے مناظروں میں مشغول تھے اور اسی کو خدا کی عبادت اور اس کی خوشنودی کا ذریعہ سمجھ رہے تھے، کیا سپین کے واقعات ہمارے ذہن سے بالکل نکل گئے ہیں اور ہم نے انہیں بالکل محو کر دیا ہے؟ دشمن اس طرح ہماری گھات میں ہے کہ ہماری ذرا سی غفلت اسے ہم پر وار کرنے پر تیار کر دے گی فطرت انفرادی گناہوں کو تو بعض اوقات نظرانداز کر دیتی ہے۔ لیکن اجتماعی گناہوں کو ہرگز معاف نہیں کرتی اگر ہم نے وقت کی نزاکت کا احساس نہ کیا اور اپنے آپ کو آنے والی کشمکش کے لئے تیار نہ کیا اور انہی بے فائدہ باتوں میں الجھ اور پھنس کے رہ گئے۔ تو ہمارا حشر بھی وہی ہوگا۔ جو ایک غافل قوم کا ہونا چاہیئے۔ قدرت نے ہمیں ایک مہلت دی ہے اگر ہم نے اس کو یونہی کھو دیا اور اس سے پورا فائدہ نہ اٹھایا تو ہو سکتا ہے کہ پھر ہمیں ایسی مہلت اور موقعہ نہ ملے اور ہمیں دیر تک اس کے نتائج بھگتنے پڑیں آخر میں میں مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ خدارا بے فائدہ باتوں کے پیچھے نہ جایئے۔ اصل چیز جو خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک مقبول ہے۔ وہ اعمال صالحہ ہیں اور اعمال صالحہ کے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا ہے جب پاکستان حاصل نہیں ہوا تھا۔ تو جو شخص ایسی باتوں کو چھیڑتا تھا۔ تو اسے یہی کہتے تھے۔ کہ اس وقت ان مسائل کو نہ چھیڑو یہ وقت متحد رہنے کا ہے۔ میں کہتا ہوں۔ کہ یہ وقت اس سے بھی زیادہ نازک ہے۔ اور اس وقت اس سے بھی زیادہ اتحاد کی ضرورت ہے پاکستان کا استحکام اور بقا اسکے حصول سے کم ضروری نہیں آزادی کو برقرار رکھنے کے لئے ہمیں اس کے حصول سے بھی زیادہ قربانیاں دینی پڑیں گی اور یہ وہ وقت ہے کہ ہم اپنے آپ کو ان کے لئے تیار کریں اگر ہم بٹ گئے تو پاکستان کی حفاظت کون کرے گا؟ لیکن کیا تم نہیں دیکھتے کہ تمہارے درمیان پارٹیاں بن گئی ہیں تم آپس میں بٹ گئے ہو۔ تم ایک دوسرے کو کافر سمجھتے ہو اور ایک دوسرے کے دشمن بن گئے ہو۔ ذرا دل تھام کر سوچو ان جھگڑوں سے خدا کو اس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو اسلام اور پاکستان کو اور خود تمہیں کیا فائدہ پہنچ رہا ہے؟ تمہیں خدا کی کبریائی کی قسم رسول پاک کی رحمۃ العالمین کی قسم خدا کے دین کی قسم قرآن پاک کی قسم مشرقی پنجاب کے شہیدوں اور مجروح عصمتوں کی قسم اس بوڑھے مرحوم قائد کے خلوص کی قسم ان باتوں کو چھوڑ دو اپنی تمام تر توجہات کو اپنی اصلاح پاکستان کے استحکام اور اسلام کی خدمت میں لگاؤ۔ کیونکہ اصل دین اصل ایمان اور اصل اسلام یہی ہے اور اسکے بغیر خدا اور اسکے رسول پاکؐ کی محبت کا دعوےٰ بے معنی ہے کون ایسا ہے جو خدا پر یقین نہیں رکھتا اور اسکے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہے۔ کون ایسا بدبخت ہے جو حضور پر نور کو اللہ تعالےٰ کی مخلوق میں سب سے افضل اور اعلےٰ اور اولیٰ نہیں جانتا۔ کیا سعدی شیرازی کی اس رباعی پر سب متفق نہیں ہیں۔

یا صاحب الجمال و یا سید البشر
من وجهك المنير لقد نور القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقہٗ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

کون بدبخت ایسا ہے جو اس صاحب جمال اور سید البشر کو خدا کے بعد سب پر ترجیح نہیں دیتا۔

بھائیو! بات صاف ہے خواہ مخواہ الجھا دی گئی ہے اور الجھے ہوئے لوگ تمہیں الجھا رہے ہیں ان الجھنوں کو صاف کرو اور ایمان کی سیدھی راہ اختیار کرو۔ فرض کرو۔ چند چیزیں ایسی بھی ہیں۔ جن میں تمہارا اختلاف ہے۔ تو اپنے بزرگوں کی پیروی کرتے ہوئے ان کو کسی زیادہ امن کے وقت پر اٹھا رکھو پھر ان سے نپٹ لیا جائے گا۔ کیا تم نے مولانا شبیر احمد عثمانی اور مولانا عبد الحامد بدایونی قادری چشتی کا متفقہ ریزولیوشن نہیں پڑھا جس میں انہوں نے مسلمانان پاکستان سے اپیل کی ہے کہ وہ اختلافات میں نہ پڑیں کیونکہ یہ پاکستان کے مفاد کے خلاف ہے اور اس کے استحکام اور دفاع میں مضرت رساں ہے جو قومیں جذبات میں بہہ کر وقت کے حقائق سے آنکھیں بند کر لیتی ہیں۔ وہ دنیا میں کبھی کامیاب و کامران نہیں ہو سکتیں۔

پاکستان ایک نوزائیدہ مملکت ہے۔ اسے اتحاد کی ضرورت ہے اسے تنظیم کی ضرورت ہے اسے دیانتدار اور ہوشیار اور بیدار عوام کی ضرورت ہے۔ اسے مجاہدوں کے خون کی ضرورت ہے۔ اسے علماء کے علم کی ضرورت ہے اور اسے اہل قلم کے قلم کی ضرورت ہے دنیا میں اپنا صحیح مقام حاصل کرنے کے لئے اسے ابھی ایک لمبا، دشوار گزار اور کٹھن سفر طے کرنا ہے اور یہ چیز ہماری محبت اور اخلاص کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ اگر تمہیں خدا سے محبت ہے۔ اس کے رسول کا عشق ہے اگر پاکستان تمہیں پیارا ہے اور بانی پاکستان قائداعظم کا دل میں کچھ بھی احترام ہے تو یاد رکھو کہ جو کچھ تم کر رہے ہو۔ وہ ان سب کے خلاف بغاوت ہے ان سے بیوفائی ہے۔ نہ خدا ان جھگڑوں اور مجادلوں اور مناظروں سے راضی ہے اور نہ اس کا رسول پاک نہ پاکستان کو فائدہ نہ تمہیں نفع۔ یہ سراسر گھاٹے کا سودا ہے۔ حالات کو سمجھو۔ وقت کی نزاکت کو محسوس کرو۔ اور آپس کے اختلافات کو ختم کرتے ہوئے متحد ہو جاؤ۔ پاکستان اور اسلام کی حفاظت کے لئے ایک آہنی دیوار بن جاؤ۔ تمہارا خدا بھی خوش ہوگا۔ اور تمہارا رسول بھی۔ دنیا میں تم سرفراز ہو گے۔ اور آخرت میں کامیاب۔ (از محمد عبد اللہ قصوری)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔

(سیکرٹری مقبرہ بہشتی)

میں نظام الدین ولد حاجی چوہدری بہادل بخش صاحب ساکن موضع پنجگرائیں گھمناں ڈاکخانہ اچھارڑہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ اگست ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

۱۔ اراضی زرعی واقعہ رقبہ موضع پنجگرائیں گھمناں تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ قریباً ایک ۱ بیگھہ

۲۔	″ ″ ″ ″ ″ ″ ″ سنڈ ″ ″ ″	۱۳ گھماؤں		آج کل خرید و فروخت بند ہونے کی وجہ سے قیمت نہیں لگائی گئی۔
۳۔	″ ″ ″ ″ ″ ″ اچھارڑہ ″ ″ ″	۲½ ″		
۴۔	″ ″ ″ ″ ″ ″ ڈرنگ ″ ″	۲۲ ″		
۵۔	″ ″ ″ ″ چک ۱۵۲ ا۔ب تحصیل و ضلع لائلپور	دو مربعہ (۲)		
۶۔	″ ″ ″ ″ ڈرنگ تحصیل و ضلع سیالکوٹ بطور رہن بالعوض مبلغ	۱۸۰/-	روپیہ ۱۰ گھماؤں	
۷۔	مکان رہائشی۔ واقع موضع پنجگرائیں گھمناں مالیتی	۱۰۰۰/-	″	

۸۔ ۳۰ حصص سٹار ہوزری (۹۰) ۱۰۰ حصص ایشیوا فرلیقن کمپنی (۱۰) ۱۰ حصص سندھ میجیسٹک آئل کمپنی

۱۱۔ پنشن بعد منہا انکم ٹیکس تخمیناً -/-/۳۵۰ روپیہ ماہوار

۱۲۔ پانچ ہزار روپے نقد جمع ہے -/-/۵۰۰۰ ″

تمام جائداد اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں (نوٹ) -/۵۰۰ روپیہ نقد ادا کر دیا ہے۔

العبد:۔ لفٹننٹ کرنل نظام الدین۔ گواہ شد۔ عبد اللہ خاں صوبیدار میجر جنرل ہیڈ کوارٹرز راولپنڈی

گواہ شد:۔ قاسم الدین امیر جماعت ہائے سیالکوٹ۔

وصیت نمبر ۱۰۲۴۲ میں سیدہ فریدہ خاتون زوجہ مولوی عبد السلام بی اے قوم سید عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی کوسمبی سونگھڑہ ڈاکخانہ خاص ضلع کٹک بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۲۲ ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے چوڑیاں اور کانٹے طلائی وزنی ۷ تولہ قیمتی اندازاً -/-/۵۰۰ روپیہ اور چنن ہار پازیب نقرئی وزنی ۲۰ تولہ قیمتی -/۳۰ روپے اور مبلغ -/-/۱۵۰۰ روپے حق مہر ہے۔ محترم خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ لہذا کل جائداد کی قیمت ۲۱۳۰ روپیہ (دو ہزار ایک سو تیس روپیہ) بنتی ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو اس قدر رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد اور کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو گی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہو گی۔

الامۃ:۔ سیدہ فریدہ خاتون گواہ شد: چوہدری محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد: سید عبد السلام خاوند موصیہ

وصیت نمبر ۸۵۷۳ میں بشیر احمد ولد شیخ فضل کریم صاحب ساکن کوٹ محمد الدین چک ۴۶ ع ۵ آر ڈاکخانہ ۹/۶۰ R ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۵ ۱۹۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد کوئی نہیں ہے۔ اس وقت ماہوار آمد -/۳۵ روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں کمی بیشی کے متعلق اطلاع دیتا رہوں گا۔ اگر کوئی آئندہ جائداد پیدا کروں گا تو مجلس کارپرداز کو اطلاع دیتا رہوں گا۔ اور مرنے پر میری جس قدر جائداد ہو گی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہو گی۔ العبد۔ بشیر احمد:۔ گواہ شد: چوہدری محمد شریف بی اے ایل ایل بی۔ گواہ شد خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۲۰۰۹ میں امۃ القدیر زوجہ مرزا مبارک بیگ صاحب کوئٹہ بلوچستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر آج بتاریخ ۹/۶ ۱۹۴۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر سات سو روپیہ قابل وصول۔ زیور انگوٹھیاں دو عدد ۲ ماشہ کلپنے ایک جوڑی ۱ ماشہ ٹکہ ایک عدد ۸ ماشہ کل ایک تولہ ۹ ماشہ۔ اس وقت میری یہ کل جائداد ہے اگر میرے مرنے پر کوئی اور جائداد نکلے تو اس تمام جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہو گی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۵ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ الامۃ:۔ بقلم خود امۃ العزیز زوجہ مبارک بیگ ائیر فورس پشاور گواہ شد: مرزا مبارک بیگ خاوند امۃ العزیز گواہ شد:۔ مرزا اعظم بیگ حال ملازم سول سپلائی کوئٹہ۔

وصیت نمبر ۱۲۰۱۲ میں زینب بی بی زوجہ شیخ عطاء اللہ صاحب کوٹ مومن ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۲۵ ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ کانٹے طلائی وزنی ۱۱ ماشہ قیمتی اندازاً -/۱۰۰ روپیہ حق مہر مبلغ دو صد روپیہ ہے۔ جو میرے خاوند محترم شیخ عطاء اللہ کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اس لئے میں مذکورہ بالا جائداد کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر یہ حق مہر مجھے مل گیا تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر دوں تو وہ منہا سمجھی جائے گی۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر جائداد ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ الامۃ نشان انگوٹھا زینب بی بی موصیہ مذکور گواہ شد:۔ محمد شجاعت موصی ۲۷۹۷ انسپکٹر بیت المال گواہ شد:۔ شیخ مولا بخش بقلم خود

(بقیہ صفحہ ۵)

گرنے اور چوٹ لگنے کا ہر دم خطرہ تھا۔ لیکن [illegible] افراد پر مشتمل ایک چھوٹا سا قافلہ (جس میں سات چھوٹے بچے تھے) آہستہ آہستہ چلا جا رہا تھا۔ ہر طرف ایک سناٹا چھایا ہوا تھا۔ بارش کی شدت اور ہوا کی تندی کی وجہ سے ہمارے بدن کانپ رہے تھے۔ اسی حالت میں مولوی صاحب کے فلاٹ میں داخل ہوتے ہیں۔ جہاں اہلیہ محترمہ مولوی صاحب و صاحبزادی صاحبہ وغیرہ ہمارا انتظار فرما رہے تھے۔ ہماری آمد پر جس مسرت و خوشی کا اظہار کیا گیا۔ اس کو ہم کبھی نہیں بھلا سکتے۔ ایسا معلوم ہوا کہ انصار مدینہ مہاجرین کو خوش آمدید کہہ رہے ہیں۔ اسلامی برادری اور انسانی ہمدردی کا یہ نمونہ یقیناً نہ صرف ہر احمدی بھائی و بہن کے لئے ازدیاد ایمان کا باعث اور محرک ایثار و قربانی ہے۔ بلکہ ہر انسان کے لئے راہ حق اختیار کرنے کا موجب ہو سکتا ہے۔

یا امیر المومنین! اس احقر کے لئے اور مولوی صاحب ممدوح کے لئے دعا فرمایئے کہ اللہ تبارک تعالیٰ مجھے استقامت عطا فرمائے اور علم قرآن سے تبلیغ اسلام کے لئے مزین فرمائے۔ اور مولوی صاحب موصوف کے درجات بلند فرمائے۔ نیز میرے اور مولوی صاحب کے متعلقین کو جعلنا للمتقین اماما کا مصداق بنائے۔ خاکسار محمد یوسف الدین خان آفریدی بتوسط بلال رسٹورنٹ ربڑ بلاک نمبر (۱۹) کوئنس روڈ کراچی نمبر (۱)

وصیت نمبر ۱۲۰۰۱ میں شیخ باغ علی ولد امام الدین ساکن لاہور سعدی پارک شاہ [illegible] بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱۲ ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ ربوہ میں دو کنال اراضی قیمتی -/۲۰۰ روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو تقریباً -/۷۰ روپیہ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے پر میری جس قدر جائداد ہو گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ العبد:۔ شیخ باغ علی۔ گواہ شد: عبد الوحید سکرٹری مال حلقہ دہلی دروازہ گواہ شد: ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۲۳۷۵ میں امۃ الحفیظ زوجہ محمد رفیع صاحب قوم راجپوت مدینہ خواں عمر ۲۰ سال ساکن چیذو دیوان صاحب ڈاکخانہ جیرالپور [illegible] ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴۹ حسب ذیل وصیت [illegible] حق مہر تین صد روپیہ ہے [illegible] نیز میرے مرنے کے بعد [illegible] متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہو۔

الامۃ:۔ امۃ الحفیظ۔ گواہ شد محمد رفیع خاوند موصیہ۔ گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

خدام اپنے اجتماع میں شمولیت کے لئے خیمے کا ضرور سامان ہمراہ لائیں

(ڈاکٹر) مرزا منور احمد نائب صدر

چین کی کمیونسٹ حکومت کو تسلیم کرنے پر غور و خوض

لندن ۲۷ اکتوبر۔ اگرچہ ان اطلاعات کی کہ حکومت برطانیہ نے چین کی کمیونسٹ حکومت کو تسلیم کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ یہاں سرکاری طور پر تردید کر دی گئی ہے۔ لیکن یہ بات معلوم ہے کہ برطانیہ اور دولت مشترکہ بشمول پاکستان اور ہندوستان کی حکومتوں کے درمیان اس سوال پر غور و خوض کیا جا رہا ہے۔ سرکاری حلقے اس موضوع پر احتیاط سے کام لے رہے ہیں۔ جب وزارت خارجہ کے ایک ترجمان سے صورت حال کے متعلق دریافت کیا گیا تو اس نے وزیر خارجہ کے دارالعوام میں ایک سوال کے اس جواب کی جانب توجہ مبذول کرائی کہ ابھی حکومت نے کوئی فیصلہ نہیں کیا ہے۔ ترجمان نے بتایا کہ اس موضوع پر تازہ ترین سرکاری بیان یہی ہے۔

ترجمان نے مزید کہا کہ "جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہمیں حکومت برطانیہ کے کسی فیصلہ کا علم نہیں ہے۔ اس معاملہ پر ہم ابھی دولت مشترکہ اور دوسری حکومتوں سے گفتگو کر رہے ہیں۔ اسلئے ابھی اس فیصلہ میں کچھ وقت لگے گا" (اسٹار)

مصری قومیت

قاہرہ ۲۷ اکتوبر۔ مصر میں رہنے والے دس لاکھ غیر ملکیوں نے مصری قومیت کے لئے درخواست دی ہے۔ نئے قوانین کے تحت کابینہ کو اجازت دی گئی ہے کہ وہ مصری شہریوں کی غیر ملکی بیویوں کو مصری قومیت عطا کر سکتی ہے۔ (اسٹار)

کوئیٹہ کے ضمنی انتخاب میں لیگ کی کامیابی

کوئیٹہ ۲۷ اکتوبر۔ آج کوئیٹہ میونسپلٹی کے وارڈ نمبر ۱ کے ضمنی انتخاب میں مسلم لیگ کے امیدوار نے آزاد امیدوار کو ۱۲۰ ووٹوں سے شکست دی۔

۴ نشستوں میں اب تک مسلم لیگ تین نشستوں پر قبضہ کر چکی ہے۔ ایک امیدوار بلا مقابلہ کامیاب ہوا۔ (اسٹار)

ہمارا فضائی اسکوارڈن برطانیہ جانا چاہیئے

لاہور ۲۷ اکتوبر۔ برطانیہ کے لنکن بمبار اسکوارڈن کے خیر سگالی کے دورے پر آنے کے بعد شاہی پاکستانی فضائی فوج کے افسروں میں عام خیال یہ ہے کہ پاکستانی فضائی فوج کا ایک اسکوارڈن اسی قسم کے خیر سگالی کے وفد کے طور پر برطانیہ جانا چاہیئے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ دولت مشترکہ ملکوں کے درمیان اس نوعیت کے تبادلے نہ صرف پیشہ وارانہ نکتۂ خیال سے اچھے ہوں گے بلکہ ان ملکوں کو ایک دوسرے سے قریب لانے میں بھی معاون ثابت ہوں گے (اسٹار)

بادشاہ کے ملازمین کا گاؤں

لندن ۲۷ اکتوبر۔ بادشاہ کے حکم سے انگلینڈ میں ایک نیا گاؤں پیدا ہو گیا ہے۔ یہ ایک نمونے کا گاؤں ہے جس میں چودہ مکانات ایک ڈاکخانہ ایک جنرل اسٹور اور ایک مجلسی مرکز ہے اور یہ ونڈسر گریٹ پارک کے مقام پر ہے۔ جو بادشاہ

دنیا کا سب سے ہوشیار ڈرائیور

کیپ ٹاؤن ۲۷ اکتوبر۔ یہاں ایک بس کے ڈرائیور کا دعوے ہے کہ وہ دنیا میں سب سے ہوشیار ڈرائیور ہے۔ اس نے تقریباً ایک کروڑ آدمیوں کو بس میں ۹ لاکھ میل کے قریب چلایا ہے اور اس عرصے میں کوئی حادثہ رونما نہیں ہوا۔ (اسٹار)

کوئٹہ میں شاہ ایران کی سالگرہ

کوئٹہ ۲۷ اکتوبر۔ شاہ ایران کی سالگرہ کے اعزاز میں یہاں کے ایرانی قونصل آقائے قدیمی نے آج ایک چائے کی دعوت کا اہتمام کیا۔ اس میں اعلیٰ شہری اور فوجی افسروں کے علاوہ بلوچستان میں گورنر جنرل کے ایجنٹ۔ ڈپٹی کمشنر بلوچستان اور نواب قلات نے شرکت کی۔ (اسٹار)

مشرقی بنگال میں چائے کے باغات

ڈھاکہ ۲۶ اکتوبر۔ پاکستانی روپیہ کی قیمت کے نہ گھٹنے سے جو مسئلہ پیدا ہو گیا ہے۔ اسکے ایک مناسب حل کی تلاش میں مشرقی پاکستان کے چائے کے باغات کے نمائندوں نے پاکستان کی وزارت تجارت کے سیکرٹری مسٹر ایک فارکر سے ملاقات کی معلوم ہوا ہے کہ مسٹر ایک فارکر نے نمائندوں کو یقین دلایا ہے کہ حکومت اس امر کی پوری کوشش کرے گی کہ تجارت کو کسی طرح نقصان نہ پہنچے

یہ یاد ہو گا کہ ضلع سلہٹ میں ۔۔۔ چائے کی سالانہ اوسط پیداوار چار کروڑ پچاس لاکھ پونڈ ہے۔ اس پیداوار میں سے تین کروڑ پونڈ چائے خریدنے کا ٹھیکہ برطانوی وزارت خوراک نے لیا ہے۔ اس صورت میں جب کہ روپیہ کی قیمت ایک شلنگ اور چھ پنس تھی۔ اب جب کہ روپیہ کی قیمت بدل گئی ہے۔ یہ ڈر پیدا ہو گیا ہے کہ وزارت خوراک اس ٹھیکے کو منسوخ کر دینے کی کوشش کرے گی (اسٹار)

---

۲۵ اور ملکہ کے دیہاتی محل رائل لاج سے تھوڑی دور ہے بادشاہ نے یہ گاؤں خاص طور پر اپنے ملازمین کے لئے بنوایا ہے۔ جنکو اپنا کام کرنے کے لئے کافی دور سے آنا پڑتا تھا۔ (اسٹار)

مسٹر لیاقت علی خاں کے سفر ماسکو سے برطانیہ کی دلچسپی

لندن ۲۷ اکتوبر۔ مسٹر لیاقت علی خاں کے دورہ ماسکو سے یہاں بہت دلچسپی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ ان کے دورہ سے اس لئے اور بھی زیادہ دلچسپی لی جا رہی ہے کہ وہ دولت مشترکہ کے پہلے وزیر اعظم ہیں جنہیں روس نے ماسکو آنے کی دعوت دی ہے۔ اگرچہ عام طور پر یہ خیال کیا جا رہا ہے کہ وہ اوائل نومبر میں ماسکو جائیں گے۔ لیکن مسٹر لیاقت علی خاں کے پروگرام کے سلسلہ میں واضح نوعیت کی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی ہے۔ آج جب فلیٹ اسٹریٹ نے پاکستان ہاؤس میں استفسار کیا تو یہ جواب ملا کر کوئی تاریخ مقرر نہیں ہوئی۔ کچھ تفصیل پتہ نہیں۔ روس میں غیر ملکی نمائندوں کی نقل و حرکت پر جو پابندی لگائی جاتی ہے۔ اس کے پیش نظر یہاں دلچسپی کا خاص مرکز وہ آسانیاں ہیں جو ماسکو مسٹر لیاقت علی خاں کے لئے فراہم کرے گا۔ خصوصاً اس لئے کہ پاکستان کے وزیر اعظم نے اپنی اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ وہ روس کے مسلمان باشندوں کی حالت کا جائزہ اپنے خود معائنہ کریں گے۔ (اسٹار)

برطانیہ میں مصری طالب علم

لندن ۲۷ اکتوبر۔ لندن کے مصری ادارۂ تعلیم کے ڈائریکٹر ڈاکٹر احمد حسین الدین کو توقع ہے کہ وہ برطانیہ میں جائے رہائش کی دشواریوں اور دیگر بعد جنگ کے مسائل کے باوجود مصری طلباء کی اس افزوں تعداد کے لئے انتظامات مکمل کر لیں گے جو پونڈ اسٹرلنگ کی قیمت گھٹ جانے کی وجہ سے زیادہ تعداد میں برطانیہ آ رہے ہیں۔ ڈاکٹر حسین الدین نے اسٹار کو بتایا کہ وزیر تعلیم کی زیر صدارت مشاورتی کمیٹی کے وفد کے حالیہ اجلاسوں میں جس میں اسکندریہ میں انہوں نے شرکت کی تھی۔ انہوں نے یہ یقین دلایا تھا کہ مصری طالبعلموں کی تعداد میں ایک دم اضافہ ہو جانے سے اس موجودہ تنظیم میں خرابی نہیں آ سکے گی جو ان طالب علموں کا انتظام کرتی ہے۔ انہوں نے کہا ہم نے نہایت کٹھن ایام میں کسی طالب علم کو آنے سے منع نہیں کیا۔ اس وقت مصر میں سات سو مصری طالب علم ہیں۔ جن میں سے صرف ۹۰ لڑکیاں ہیں۔ ایک سو طالبعلم طب پڑھتے ہیں۔ اور ایک سو کے قریب انجینیرنگ کے طالبعلم ہیں (اسٹار)

پاکستان کیلئے برطانوی تجارتی وفد

لندن ۲۷ اکتوبر۔ نئے سال میں پاکستان آنے والے نئے تجارتی وفد کے بارے میں ابھی تک سرکاری طور پر کچھ نہیں کہا گیا حالانکہ یہ وفد اصولاً قطعی طے ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ابھی تک نہ تو اس وفد کے اراکین کے ناموں کے بارے میں قطعی فیصلہ کیا گیا ہے اور نہ اس کی روانگی کی تاریخ متعین ہوئی ہے۔ مشہور کارخانے دار گو اس وفد میں شرکت کرنا چاہتے ہیں لیکن وہ ابھی اتنی جلدی کسی تاریخ کے بارے میں کچھ کہنا پسند نہیں کرتے کیونکہ ان کی داخلی مصروفیات اس کی مانع ہیں۔ (اسٹار)

ایران میں برطانوی کانسل پر پابندیاں

لندن ۲۷ اکتوبر۔ ایک برطانوی دفتر خارجہ کے ترجمان نے اس امر کی تردید کی ہے کہ ایران میں برطانوی کانسل کی سرگرمیوں پر پابندی عائد کر دینے سے ایران اور برطانیہ کے تعلقات اور خراب ہو گئے ہیں۔ یہ تعلقات اسی دوستانہ بنیاد پر قائم ہیں اور اس کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ دونوں ملکوں متعلقہ مسئلہ کو دوستانہ فضاء میں حل نہ کیا جائے۔ صوبوں میں تمام تعلیمی اور ثقافتی اداروں کو بند کرنے اور طہران میں اس کی سرگرمیوں کو بڑی حد تک محدود کر دینے کے بارے میں ایرانی قانون کا اطلاق روس اور برطانیہ دونوں پر ہوتا ہے۔ برطانوی کانسل کے ایرانی صوبوں میں پانچ ادارے تھے اور روس کے دو۔ دوسرے ملکوں کا ایک بھی نہیں تھا۔ کانسل کی لسانی کلاسوں پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑا ہے اور بہت سے ایرانی فوجی افسر اس میں پڑھتے ہیں۔ (اسٹار)